شیعہ رافضی اور عقائد تقیہ

فرمایا ابو عبداللہ نے کہ تقیہ میں نوے حصہ دین ہے جو وقت ضرورت تقیہ نہ کرے اس کا دین نہیں اور تقیہ ہر شے میں ہے سوائے نبیذ جو کی شراب اور موزوں پر مسح ہے

الشافی جلد ۴ صفحہ ۱۴۰

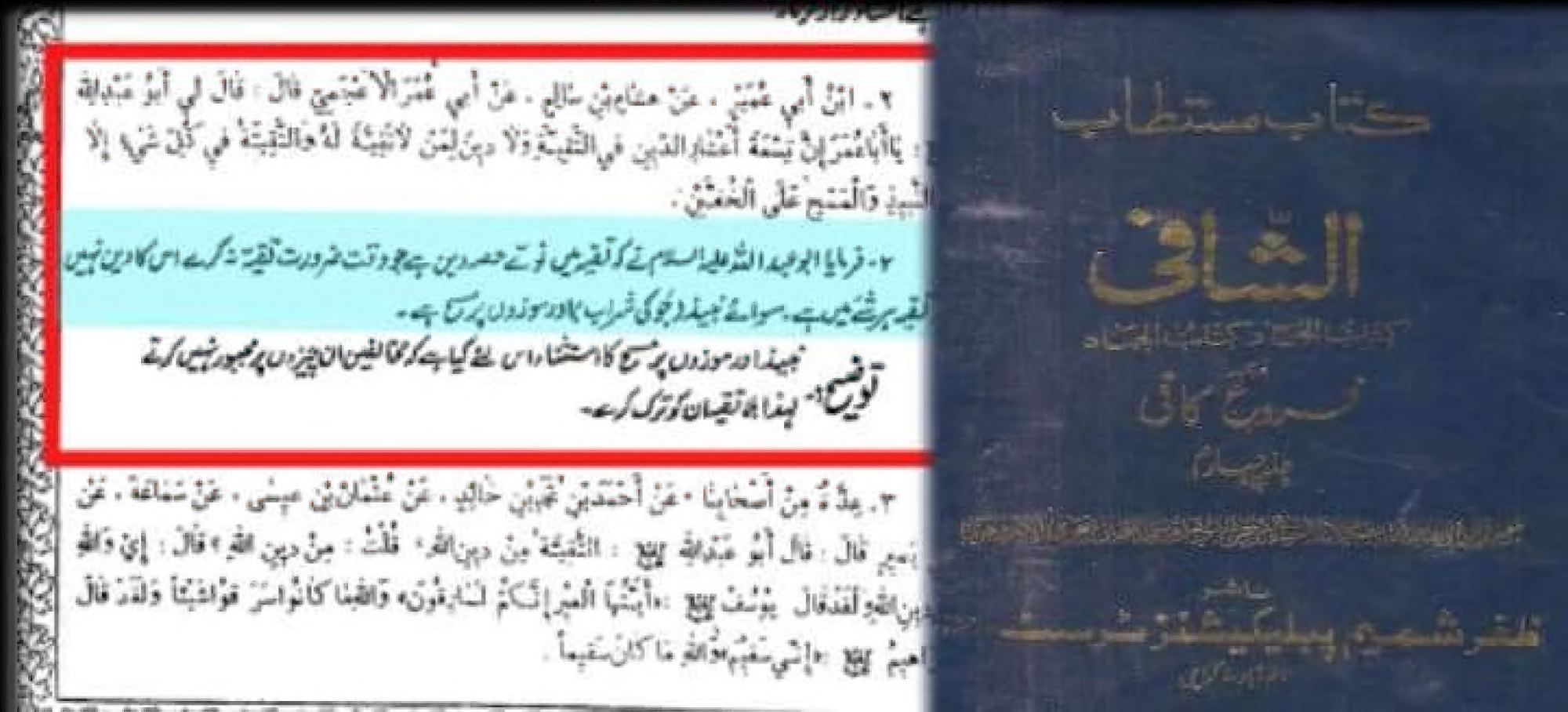

٢ - ابن أبي عمير ، عن هشام بن سالم ، عن أبي عمر الأعجمي قال : قال لي أبو عبدالله : يا أبا عمر إن تسعة أعشار الدين في التقية ولا دين لمن لا تقية له والتقية في كل شيء إلا في النبيذ والمسح على الخفين .

٢ - فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ تقیہ میں نوے حصہ دین ہے جو وقت ضرورت تقیہ نہ کرے اس کا دین نہیں تقیہ ہر شے میں ہے۔ سوائے نبیذ (جو کی شراب) اور موزوں پر مسح ہے۔

توضیح:- نبیذ اور موزوں پر مسح کا استثناء اس لئے کیا ہے کہ مخالفین ان چیزوں پر مجبور نہیں کرتے لہذا بلا تقیہ ان کو ترک کرے۔

٣ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد بن خالد ، عن عثمان بن عيسى ، عن سماعة ، عن بعض أصحابنا قال : قال أبو عبدالله عليه السلام : التقية من دين الله ، قلت : من دين الله ؟ قال : إي والله من دين الله ولقد قال يوسف عليه السلام : « أيتها العير إنكم لسارقون » والله ما كانوا سرقوا شيئا ولقد قال إبراهيم عليه السلام : « إني سقيم » والله ما كان سقيما .

شیعہ رافضی اور عقائد تقیہ

فرمایا حضرت ابو عبداللہ نے اپنے دین کو مخالفوں سے بچاؤ اور تقیہ کے زریعے اسے چھپاؤ جس کے لیے تقیہ نہیں اس کے لیے ایمان نہیں

الشافی جلد ۴ صفحہ ۱۴۱

۴۔ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے میں نے اپنے والد ماجد سے سنا کہ روئے زمین پر میرے نزدیک تقیہ سے زیادہ محبوب چیز نہیں، جو تقیہ کرے گا خدا اس کو بلند مرتبہ دے گا اے حبیب جو تقیہ کرے گا خدا اس کو بلند مرتبہ دے گا ——— اے حبیب جو تقیہ نہ کرے گا اللہ اس کو پست کرے گا اے حبیب اس زمانہ میں مخالفین سکون و فراغت میں ہیں ہاں جب ظہور حضرت قائمؑ ہوگا تو اس وقت تقیہ ترک ہوگا۔

۵۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَامِرٍ ، عَنْ جَابِرٍ الْمَكْفُوفِ ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ أَبِي يَعْفُورٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللَّهِ عليه السلام قَالَ : اتَّقُوا عَلَى دِينِكُمْ فَاحْجُبُوهُ بِالتَّقِيَّةِ فَإِنَّهُ لَا إِيمَانَ لِمَنْ لَا تَقِيَّةَ لَهُ ، إِنَّمَا أَنْتُمْ فِي النَّاسِ كَالنَّحْلِ فِي الطَّيْرِ لَوْ أَنَّ الطَّيْرَ تَعْلَمُ مَا فِي أَجْوَافِ النَّحْلِ مَا بَقِيَ مِنْهَا شَيْءٌ إِلَّا أَكَلَتْهُ وَلَوْ أَنَّ النَّاسَ عَلِمُوا مَا فِي أَجْوَافِكُمْ أَنَّكُمْ تُحِبُّونَا أَهْلَ الْبَيْتِ لَأَكَلُوكُمْ بِأَلْسِنَتِهِمْ وَ نَحَلُوكُمْ فِي الْبِرِّ وَالْعَلَانِيَةِ ، رَحِمَ اللَّهُ عَبْداً مِنْكُمْ كَانَ عَلَى وَلَايَتِنَا .

۵۔ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے اپنے دین کو مخالفوں سے بچاؤ اور تقیہ کے ذریعہ سے اسے چھپاؤ جس کے لئے تقیہ نہیں اس کے لئے ایمان نہیں۔ تم مخالفوں کے درمیان ایسے ہو جیسے پرندوں میں شہد کی مکھی اگر وہ جان لیں کہ شہد کی مکھیوں کے پیٹ میں کیا چیز ہے تو وہ البتہ اس کو کھا جائیں اور اگر تمہارے مخالفین جان لیں کہ تمہارے اندر ہم اہل بیت کی محبت ہے تو تم کو اپنی زبانوں سے کھا جائیں یعنی تمہاری مذمت کریں اور پوشیدہ علانیہ تم کو گالیاں دیں خدا ان لوگوں پر رحم کرے جو ہمارے ولایت کا دم بھرتے ہیں۔

شیعہ رافضی اور عقائد تقیہ

حضرت ابو عبداللہ نے اس آیت کے متعلق نیکی اور بدی برابر نہیں کہ نیکی سے مراد تقیہ ہے اور برائی سے مراد زبان و جواب تقیہ میں اپنے عقائد کا ظاہر کرنا ہے اور اس آیت کے متعلق برائی کا دفیعہ اچھے طریقے سے کرو فرمایا وہ اچھا طریقہ تقیہ ہے

الشافی جلد ۴ صفحہ ۱۴۲

شیعہ رافضی اور عقائد تقیہ

فرمایا حضرت ابو عبداللہ نے نہیں پہنچا کسیٔ کا تقیہ اصحابِ کہف کے تقیہ کو کہ وہ قوم کی عیدوں میں حاضر ہوتے تھے اور ازروئے تقیہ زنا نیز باندھتے تھے پس اللہ نے ان کو دوبارہ اجر عطا فرمایا

الشافی جلد ۴ صفحہ ۱۴۲

۷۔ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے اے ابو عمرو اگر میں تجھ سے ایک بات بیان کروں یا ایک فتویٰ دوں۔ پھر تم دوبارہ مجھ سے وہی سوال کرو اور میں پہلے کے خلاف جواب دوں تو تم کس پر عمل کرو گے۔ میں نے کہا نئی بات پر اور دوسری کو چھوڑ دوں گا۔ فرمایا تم نے ٹھیک کہا۔ اللہ چاہتا ہے کہ اس کی عبادت پوشیدہ طور پر کی جائے۔ خدا کی قسم! اگر تم نے ایسا کیا تو میرے اور تمہارے دونوں کے لئے بہتر ہوگا اور اللہ نے امر دین میں تمہارے اور ہمارے لئے تقیہ چاہا ہے۔

۸۔ عَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ دُرُسْتَ الْوَاسِطِيِّ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ [illegible] اللهُ أَجْرَهُمْ مَرَّتَيْنِ.

۸۔ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے نہیں پہنچا کسی کا تقیہ اصحاب کہف کے تقیہ کو کہ وہ قوم کی عیدوں میں حاضر ہوتے تھے اور ازروئے تقیہ زنا نیز باندھتے تھے پس اللہ نے ان کو دوبارہ اجر عطا فرمایا۔

۹۔ عَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ [illegible] قَالَ: اسْتَقْبَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام فِي طَرِيقٍ فَأَعْرَضْتُ عَنْهُ بِوَجْهِي وَمَضَيْتُ، فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ بَعْدَ ذَلِكَ، فَقُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنِّي لَأَلْقَاكَ فَأَصْرِفُ وَجْهِي كَرَاهَةَ أَنْ أَشُقَّ عَلَيْكَ، فَقَالَ لِي: رَحِمَكَ اللهُ وَلَكِنْ رَجُلًا

شہزاد

رافضیت کے نزدیک امر دین میں تقیہ ہے

فرمایا حضرت ابو عبداللہ نے اے ابو عمرو اگر میں تجھ سے ایک بات بیان کرو یا ایک فتویٰ دوں پھر تم دوبارہ مجھ سے وہی سوال کرو اور میں پہلے کے خلاف جواب دوں تو تم کس پر عمل کرو گے میں نے کہا نئی بات پر اور دوسری کو چھوڑ دو گا تم نے ٹھیک کہا اللہ چاہتا ہے اس کی عبادت پوشیدہ طور پر کی جائے خدا کی قسم اگر تم نے ایسا کیا تو میرے اور تمہارے دونوں کے لیے بہتر ہو گا اور اللہ نے امر دین میں تمہارے اور ہمارے لیے تقیہ چاہا ہے

الشافی جلد ۴ صفحہ ۱۴۲

۷۔ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے اے ابو عمرو اگر میں تجھ سے ایک بات بیان کروں یا ایک فتویٰ دوں۔ پھر تم دوبارہ مجھ سے وہی سوال کرو اور میں پہلے کے خلاف جواب دوں تو تم کس پر عمل کرو گے۔ میں نے کہا نئی بات پر اور دوسری کو چھوڑ دوں گا۔ فرمایا تم نے ٹھیک کہا۔ اللہ چاہتا ہے کہ اس کی عبادت پوشیدہ طور پر کی جائے۔ خدا کی قسم! اگر تم نے ایسا کیا تو میرے اور تمہارے دونوں کے لئے بہتر ہوگا اور اللہ نے امر دین میں تمہارے اور ہمارے لئے تقیہ چاہا ہے۔

جب رافضیت کے عجوبہ کے ظہور کا وقت قریب ہوگا تو تقیہ سخت ہونا چاہئے

فرمایا حضرت ابو عبداللہ نے جب ظہورِ حضرت حجت کا وقت قریب ہو تو تقیہ اور زیادہ سختی سے ہونا چاہئے

الشافی جلد ۴ صفحہ ۱۴۵

۱۶۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے تقیہ خدا اور رسولؐ نے اس لئے رکھا ہے تاکہ مومن کا خون نہ بہے اور اگر خون بہنے سے روکنا تقیہ سے ممکن نہ ہو تو پھر تقیہ جائز نہیں۔

۱۷۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: كُلَّمَا تَقَارَبَ هَذَا الْأَمْرُ كَانَ أَشَدَّ لِلتَّقِيَّةِ.

۱۷۔ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے جب ظہور حضرت حجت کا وقت قریب ہو تو تقیہ اور زیادہ سختی سے ہونا چاہئے

۱۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ الْجُعْفِيِّ وَمَعْمَرِ بْنِ يَحْيَى بْنِ سَامٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ وَزُرَارَةَ قَالُوا: سَمِعْنَا أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: التَّقِيَّةُ فِي كُلِّ شَيْءٍ يَضْطَرُّ إِلَيْهِ ابْنُ آدَمَ فَقَدْ أَحَلَّهُ اللهُ لَهُ.

۱۸۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے تقیہ ہر اس شے میں ہے جس کے معاملہ میں انسان مضطر ہو اللہ نے یہ اس کے لئے حلال کیا ہے۔

عقائد رافضیت کے مطابق تقیہ ہر شے میں ہے

حضرت امام باقرؒ نے تقیہ ہر اس شے میں ہے جس کے معاملہ میں انسان مضطر
ہو اللہ نے یہ اس کے لئے حلال کیا ہے

الشافی جلد ۴ صفحہ ۱۴۵

۱۷۔ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے جب ظہور حضرت حجت کا وقت قریب ہو تو تقیہ اور زیادہ سختی سے ہونا چاہئے

۱۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ الْجُعْفِيِّ وَمُعَمَّرِ بْنِ يَحْيَى بْنِ سَامٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ وَزُرَارَةَ قَالُوا : سَمِعْنَا أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : التَّقِيَّةُ فِي كُلِّ شَيْءٍ يُضْطَرُّ إِلَيْهِ ابْنُ آدَمَ فَقَدْ أَحَلَّهُ اللَّهُ لَهُ .

۱۸۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے تقیہ ہر اس شے میں ہے جس کے معاملہ میں انسان مضطر ہو اللہ نے یہ اس کے لئے حلال کیا ہے۔

أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ : التَّقِيَّةُ تُرْسُ اللَّهِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ خَلْقِهِ .

۱۹۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے تقیہ سپر ہے اللہ اور اس کی مخلوق کے درمیان۔

۲۰۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَمْزَةَ ، عَنِ الْحُسَيْنِ

رافضیت کے امام کے مطابق تقیہ میرا دین ہے میرے آبائواجداد کا دین ہے

حضرت امام باقرؒ نے تقیہ میرا دین ہے میرے اور میرے آبائواجداد کا دین ہے جس کے لئے تقیہ نہیں اس کے لئے دین نہیں

الشافی جلد ۴ صفحہ ۱۴۴

۱۱۔ میں نے حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے سنا۔ تم ایسے عمل سے بچو جس پر لوگ ہمیں عیب لگائیں۔ برا بیٹا اپنے عمل بد سے اپنے باپ کو عیب لگاتا ہے۔ تم ایسے بنو کہ جو آپ کے لئے باعث زینت ہو نہ کہ باعث شرم ہو۔ قبیلہ والوں سے اگرچہ وہ مذہباً مخالف ہوں ان کے مریضوں کی عیادت کرو ان کے جنازوں میں حاضر ہو اور کسی امر نیک میں ان کو سبقت نہ کرنے دو کیونکہ تم اس کے لئے ان سے زیادہ بہتر ہو۔ خدا کی قسم خدا کو سب سے زیادہ محبوب عبادت وہ ہے جو پوشیدہ ہو یعنی بصورت تقیہ۔

۱۲۔ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَمَّرِ بْنِ خَلَّادٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام عَنِ الْقِيَامِ لِوُلَاةِ ، فَقَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : التَّقِيَّةُ مِنْ دِينِي وَدِينِ آبَائِي وَلَا إِيمَانَ لِمَنْ لَا تَقِيَّةَ لَهُ .

لِلْوُلَاةِ ، فَقَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : التَّقِيَّةُ مِنْ دِينِي وَدِينِ آبَائِي وَلَا إِيمَانَ لِمَنْ لَا تَقِيَّةَ لَهُ .

۱۲۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے تقیہ میرا دین ہے اور میرے آباواجداد کا دین ہے جس کے لئے تقیہ نہیں اس کے لئے دین نہیں۔

۱۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ رِبْعِيٍّ ، عَنْ زُرَارَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام

جاننے والے ہے اس ضرورت سے۔

کتاب مستطاب
الشافی
شہزاد

امام صاحب کے مطابق تقیہ ہر ضرورت میں ہے

فرمایا امام محمد باقرؒ نے تقیہ ہر ضرورت میں ہے (فتویٰ قضا اعمال جوارح وغیرہ) اور صاحب زیادہ جاننے والا ہے اس ضرورت ہے

الشافی جلد ۴ صفحہ ۱۴۴

۱۳۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے تقیہ میرا دین ہے اور میرے آباء و اجداد کا دین ہے جس کے لئے تقیہ نہیں اس کے لئے دین نہیں۔

۱۳ ۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ رِبْعِيٍّ ، عَنْ زُرَارَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ
قَالَ : التَّقِيَّةُ فِي كُلِّ ضَرُورَةٍ وَصَاحِبُهَا أَعْلَمُ بِهَا حِينَ تَنْزِلُ بِهِ .

قَالَ : التَّقِيَّةُ فِي كُلِّ ضَرُورَةٍ وَصَاحِبُهَا أَعْلَمُ بِهَا حِينَ تَنْزِلُ بِهِ .

۱۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے تقیہ ہر ضرورت میں ہے (فتویٰ قضا اعمال جوارح وغیرہ) اور صاحب زیادہ جاننے والا ہے اس ضرورت ہے۔

۱۴ ۔ عَلِيٌّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنِ [illegible]

والا کوئی چیز نہیں، بے شک تقیہ مومن کے لئے سپر ہے۔

رافضیت کا امام فرماتا ہے میری آنکھوں کو تقیہ سے زیادہ ٹھنڈک پہنچانے والی کوئی چیز نہیں

فرمایا حضرت ابو عبداللہ نے میرے پدر بزرگوار فرماتے تھے میری آنکھوں کو تقیہ سے زیادہ ٹھنڈک پہنچانے والی کوئی چیز نہیں بے شک تقیہ مومن کے لیے سپر ہے

الشافی جلد ۴ صفحہ ۱۴۴

قَالَ: التَّقِيَّةُ فِي كُلِّ ضَرُورَةٍ وَصَاحِبُهَا أَعْلَمُ بِهَا حِينَ تَنْزِلُ بِهِ.

۱۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے تقیہ ہر ضرورت میں ہے (فتویٰ قضا اعمال جوارح وغیرہ) اور صاحب زیادہ

۱۴۔ عَلِيٌّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ، عَنْ أَبِي

۱۴۔ عَلِيٌّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ، عَنْ أَبِي

عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: [كَانَ] أَبِي عليه السلام يَقُولُ: وَأَيُّ شَيْءٍ أَقَرَّ لِعَيْنِي مِنَ التَّقِيَّةِ؛ إِنَّ التَّقِيَّةَ جُنَّةُ الْمُؤْمِنِ.

۱۴۔ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے میرے پدر بزرگوار فرماتے تھے میری آنکھ کو تقیہ سے زیادہ ٹھنڈک پہنچانے والی کوئی چیز نہیں، بے شک تقیہ مومن کے لیے سپر ہے۔

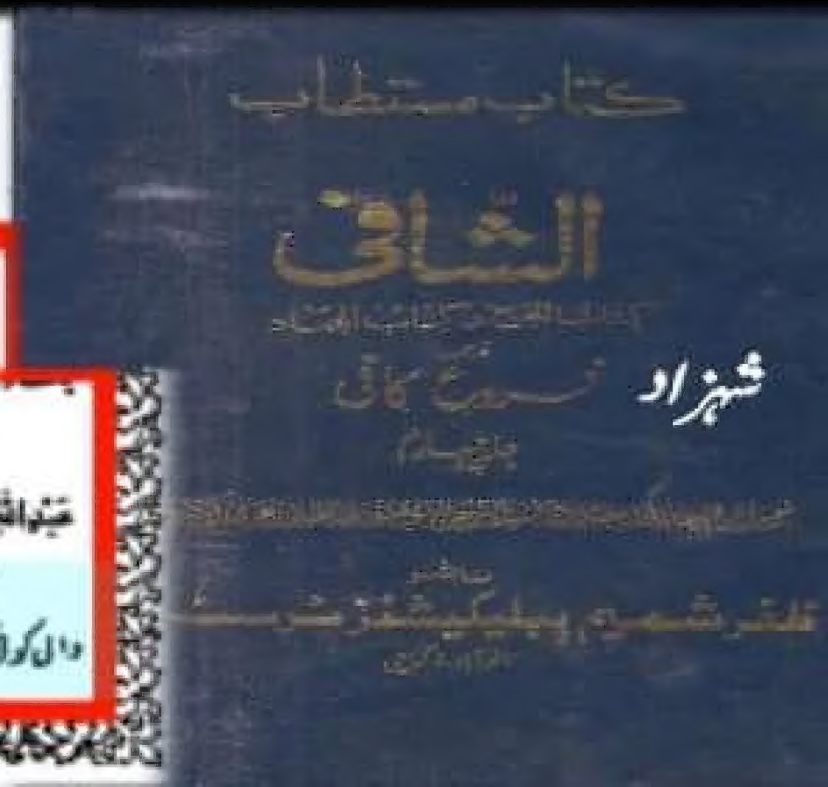

رافضیت کے عقائد تقیہ

فرمایا ابوعبداللہ نے تقیہ سپر ہے اللہ اور اس کی مخلوق کے درمیان

الشافی جلد ۴ صفحہ ۱۴۵

۱۹ ۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ حَرِيزٍ ، عَنْ
أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ : التَّقِيَّةُ تُرْسُ اللهِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ خَلْقِهِ .

حلال کیا ہے۔

۱۹ ۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ ابْنِ مُسْ
أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ : التَّقِيَّةُ تُرْسُ اللهِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ خَلْقِهِ .

۱۹۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے تقیہ سپر ہے اللہ اور اس کی مخلوق کے درمیان۔

۲۰ ۔ الحسين بن محمد ، عن معلى بن محمد ، عن محمد بن جمهور ، عن أحمد بن محمد

شہزاد

عقائد رافضیت کے مطابق جس کا تقیہ نہیں اس کا ایمان نہیں

راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبداللہ سے سنا کہ تقیہ مومن کی سپر ہے اور مومن کے لیے عزیز ہے جس کے لیے تقہ نہیں اس کے لیے ایمان نہیں جو ہماری احادیث کو سنے اور ہماری اشاعت نا کرے تو اس کے لیے دنیاں میں زلت ہو گی اور اللہ اس کے دل سے نور نکال دے گا

الشافی جلد ۴ صفحہ ۱۳۶ تا ۱۳۷

۲۲۔ مفسرین کے امام سے ڈرو۔

۲۳۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا کہ تقیہ مومن کی سپر ہے اور تقیہ مومن کے لئے

الشافی جلد ۴ ۱۳۷ کتاب الایمان والکفر

عزیز ہے جس کے لئے تقیہ نہیں اس کے لئے ایمان نہیں جو ہماری حدیث کو سنے اور اس کی اشاعت نہ کرے تو اس کے لئے دنیا میں ذلت ہوگی اور اللہ اس کے دل سے نور نکال لے گا۔

اُصول کافی

جلد چہارم

دوسو پچیسواں باب

تقیہ

((بَابُ التَّقِيَّةِ)) ۲۲۵

ناشر

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

۲۰۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَمْزَةَ، عَنِ الْحُسَيْنِ

ابْنِ الْمُخْتَارِ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ، قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: خَالِطُوهُمْ بِالْبَرِّ انِيَّةِ وَخَالِفُوهُمْ بِالْجَوِّ انِيَّةِ إِذَا كَانَتِ الْأَمْرَةُ صِبْيَانِيَّةً.

۲۰۔ فرمایا حضرت ابوجعفر علیہ السلام نے مخالفین سے بظاہر میل ملت رکھو اور باطن میں مخالفت رکھو جب کہ حکومت بازیچہ اطفال ہو۔

١٧ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ : عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : كُلَّمَا تَقَارَبَ هٰذَا الْأَمْرُ كَانَ أَشَدَّ لِلتَّقِيَّةِ .

۱۷۔ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے جب ظہور حضرت حجت کا وقت قریب ہو تو تقیہ اور زیادہ سختی سے ہونا چاہیے

اصول کافی

جلد چہارم

دوسو پچیسواں باب

تقیہ

((بَابُ التَّقِيَّةِ)) ۲۲۵

ناشر

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

١٤ ـ عَلِيٌّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: [كَانَ] أَبِي عليه السلام يَقُولُ: وَأَيُّ شَيْءٍ أَقَرُّ لِعَيْنِي مِنَ التَّقِيَّةِ؛ إِنَّ التَّقِيَّةَ جُنَّةُ الْمُؤْمِنِ.

۱۴۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے میرے پدر بزرگوار فرماتے تھے میری آنکھ کو تقیہ سے زیادہ ٹھنڈک پہنچانے والا کوئی چیز نہیں، بے شک تقیہ مومن کے لئے سپر ہے۔

الشافی

ترجمہ

اُصول کافی

جلد چہارم

دوسو پچیسواں باب

تقیہ

((بابُ التَّقِيَّةِ)) ۲۲۵

١٢۔ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَمَّرِبْنِ خَلَّادٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَاالْحَسَنِ عليه السلام عَنِ الْقِيَامِ لِلْوُلَاةِ ، فَقَالَ: قَالَ أَبُوجَعْفَرٍ عليه السلام : التَّقِيَّةُ مِنْ دِينِي وَدِينِ آبَائِي وَلَاإِيمَانَ لِمَنْ لَاتَقِيَّةَ لَهُ .

۱۲۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے تقیہ میرا دین ہے اور میرے آباء و اجداد کا دین ہے جس کے لیے تقیہ نہیں اس کے لیے دین نہیں۔

الشافی

ترجمہ

اصول کافی

جلد چہارم

دوسو پچیسواں باب

تقیہ

((بَابُ التَّقِيَّةِ)) ۲۲۵

٥۔ أَبُوعَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَامِرٍ ، عَنْ جَابِرٍ الْمَكْفُوفِ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ أَبِي يَعْفُورٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : اتَّقُوا عَلَى دِينِكُمْ فَاحْجُبُوهُ بِالتَّقِيَّةِ فَإِنَّهُ لَا إِيمَانَ لِمَنْ لَا تَقِيَّةَ لَهُ ، إِنَّمَا أَنْتُمْ فِي النَّاسِ كَالنَّحْلِ فِي الطَّيْرِ لَوْ أَنَّ الطَّيْرَ تَعْلَمُ مَا فِي أَجْوَافِ النَّحْلِ مَا بَقِيَ مِنْهَا شَيْءٌ ، إِلَّا أَكَلَتْهُ لِمَا تَعْلَمُ مِنْ طِيبِ أَجْوَافِكُمْ ، وَلَوْ أَنَّ النَّاسَ عَلِمُوا مَا فِي أَجْوَافِكُمْ أَنَّكُمْ تُحِبُّونَا أَهْلَ الْبَيْتِ لَأَكَلُوكُمْ بِأَلْسِنَتِهِمْ وَ نَحَلُوكُمْ فِي الْبِيرِ وَالْعَلَانِيَةِ ، رَحِمَ اللهُ عَبْداً مِنْكُمْ كَانَ عَلَى وَلَايَتِنَا .

٥۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے اپنے دین کو مخالفوں سے بچاؤ اور تقیہ کے ذریعہ سے اُسے چھپاؤ جس کے لئے تقیہ نہیں اس کے لئے ایمان نہیں، تم مخالفوں کے درمیان ایسے ہو جیسے پرندوں میں شہد کی مکھی اگر وہ جان لیں کہ شہد کی مکھیوں کے پیٹ میں کیا چیز ہے تو وہ البتہ اس کو کھا جائیں اور اگر تمہارے مخالفین جان لیں کہ تمہارے اندر ہم اہل بیت کی محبت ہے تو تم کو اپنی زبانوں سے کھا جائیں یعنی تمہاری مذمت کریں اور پوشیدہ علانیہ تم کو گالیاں دیں خدا ان لوگوں پر رحم کرے جو ہماری ولایت کا دم بھرتے ہیں۔

اُصول کافی

جلد چہارم

دوسو پچیسواں باب

تقیہ

((بَابُ التَّقِيَّةِ)) ۲۲۵

ناشر

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

٢ - ابْنُ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي عُمَرَ الْأَعْجَمِيِّ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام : يَا أَبَا عُمَرَ إِنَّ تِسْعَةَ أَعْشَارِ الدِّينِ فِي التَّقِيَّةِ وَلَا دِينَ لِمَنْ لَا تَقِيَّةَ لَهُ وَالتَّقِيَّةُ فِي كُلِّ شَيْءٍ إِلَّا فِي النَّبِيذِ وَالْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ .

٢- فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ تقیہ میں نوے حصہ دین ہے جو وقت ضرورت تقیہ نہ کرے اس کا دین نہیں اور تقیہ ہر شئے میں ہے، سوائے نبیذ (جو کی شراب) اور موزوں پر مسح ہے۔

الشافی

ترجمہ

اُصول کافی

جلد چہارم

دوسو پچیسواں باب

تقیہ

((بَابُ التَّقِيَّةِ)) ۲۲۵

شیعہ مذہب میں جو تقیہ کو نہیں مانتا وہ دین نہیں رکھتا

امام جعفر صادقؒ سے روایت ہے جو تقیہ کو نہیں مانتا وہ دین نہیں رکھتا

شیعان اہل بیت، فضائل، صفات، فرائض

شیعہ اور تقیہ

عن الصادق جعفر بن محمد علیہما السلام انہ قال: لا دین لمن لا تقیۃ ولا ایمان لمن لا ورع لہ.

ابان بن عثمان نے حضرت امام جعفر صادقؑ سے روایت کی ہے کہ:
"جو تقیہ کو نہیں مانتا وہ دین نہیں رکھتا اور جس میں پرہیزگاری نہیں اس کے پاس ایمان نہیں۔

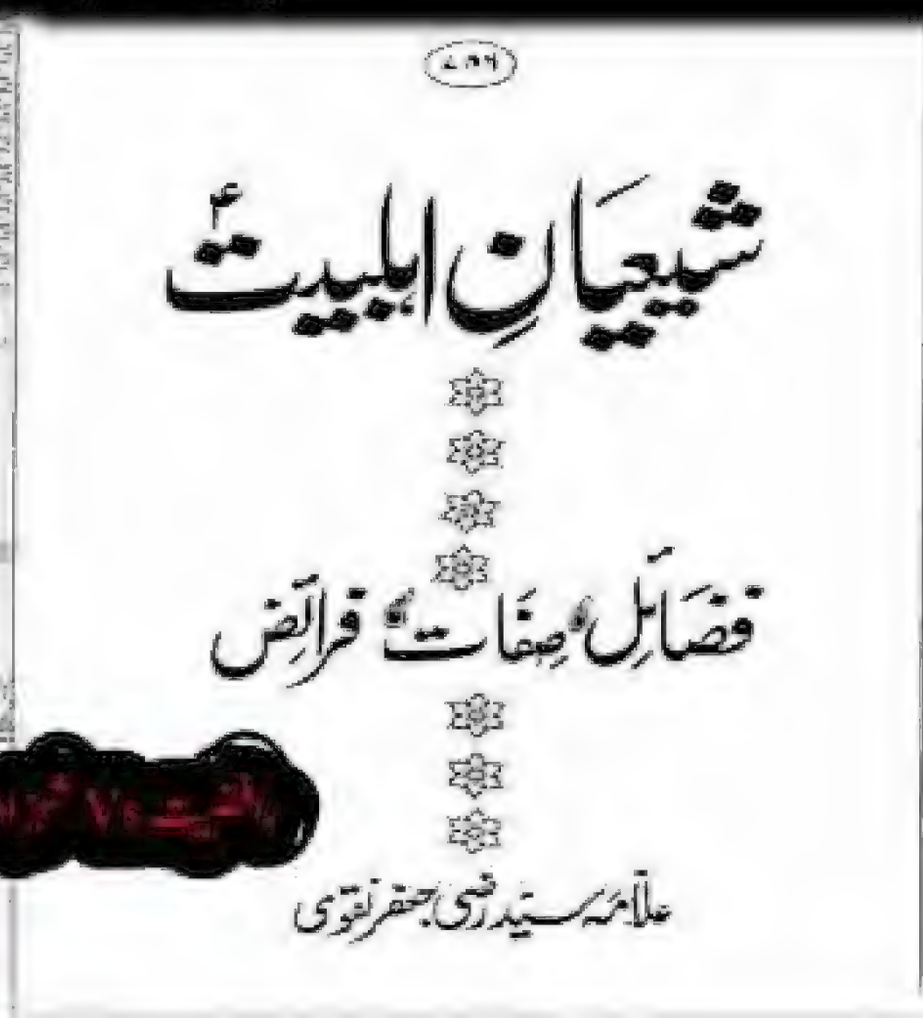

اُصول کافی

جلد چہارم

دوسو پچیسواں باب

تقیہ

((بَابُ التَّقِيَّةِ)) ۲۲۵

ناشر

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

٦ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ حَرِيزٍ ، عَمَّنْ أَخْبَرَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ

عليه السلام في قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ» قَالَ: الْحَسَنَةُ : التَّقِيَّةُ ، وَالسَّيِّئَةُ: الْإِذَاعَةُ وَقَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ : «ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ السَّيِّئَةَ» قَالَ : الَّتِي هِيَ أَحْسَنُ التَّقِيَّةُ ، «فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ» .

٦۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے، اس آیت کے متعلق، نیکی اور بدی برابر نہیں کہ نیکی سے مراد تقیہ ہے اور برائی سے مراد زبان وجوب تقیہ میں اپنے عقائد کا ظاہر کرنا ہے اور اس آیت کے متعلق برائی کا دفعیہ اچھے طریقہ سے کرو فرمایا وہ اچھا طریقہ تقیہ ہے اس طرح کہ جس سے تم کو عداوت ہے اس سے اپنے کو خالص دوست ظاہر کرو۔

جو تقیہ نہیں کرتا وہ ہمارے شیعوں میں سے نہیں

امام جعفر صادقؒ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا جو شخص تقیہ کو اپنے لیے لازم قرار نہ دے اور وہ ہمیں ان جھوٹے لوگوں سے محفوظ نہ رکھے وہ ہم میں سے نہیں
(یعنی وہ ہمارے شیعوں میں سے نہیں)

امالی الشیخ الطوسی جلد دوم صفحہ 328

شیعہ پر تقیہ واجب ہے جو تقیہ نہیں کرتا وہ شیعوں میں سے نہیں

امام جعفر صادقؒ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا تم پر تقیہ واجب ہے جو شخص تقیہ کو شعار اور اوڑھنا نہیں قرار دیتا اس شخص کے سامنے جس سے وہ امن میں ہے تاکہ تقیہ کی اِس کی عادت بن جائے اور اس سے بھی تقیہ کرے جس سے اس کو خوف ہو تو وہ ہمارے شیعوں میں سے نہیں ہے

امالی الشیخ الطوسی جلد دوم صفحہ 360

تم پر تقیہ واجب ہے

(وبهذا الاسناد) قال: قال سيدنا الصادق عليه السلام: عليكم بالتقية فانه ليس منا من لم يجعلها شعاره ودثاره مع من يأمنه ليكون صيانة مع من يحذره.

(بذریعہ اسناد) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپؑ نے فرمایا: تم پر تقیہ واجب ہے، جو شخص تقیہ کو اپنا شعار اور اوڑھنا نہیں قرار دیتا، اس شخص کے سامنے جس سے وہ امن میں ہے، تاکہ تقیہ اس کی عادت بن جائے اور اس سے بھی تقیہ کرے جس سے اس کو خوف ہو تو وہ ہمارے شیعوں میں سے نہیں ہے۔

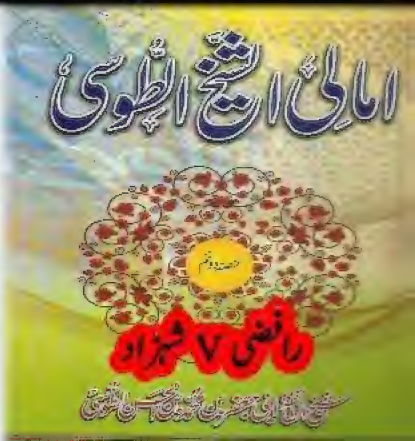

مجالس المؤمنین

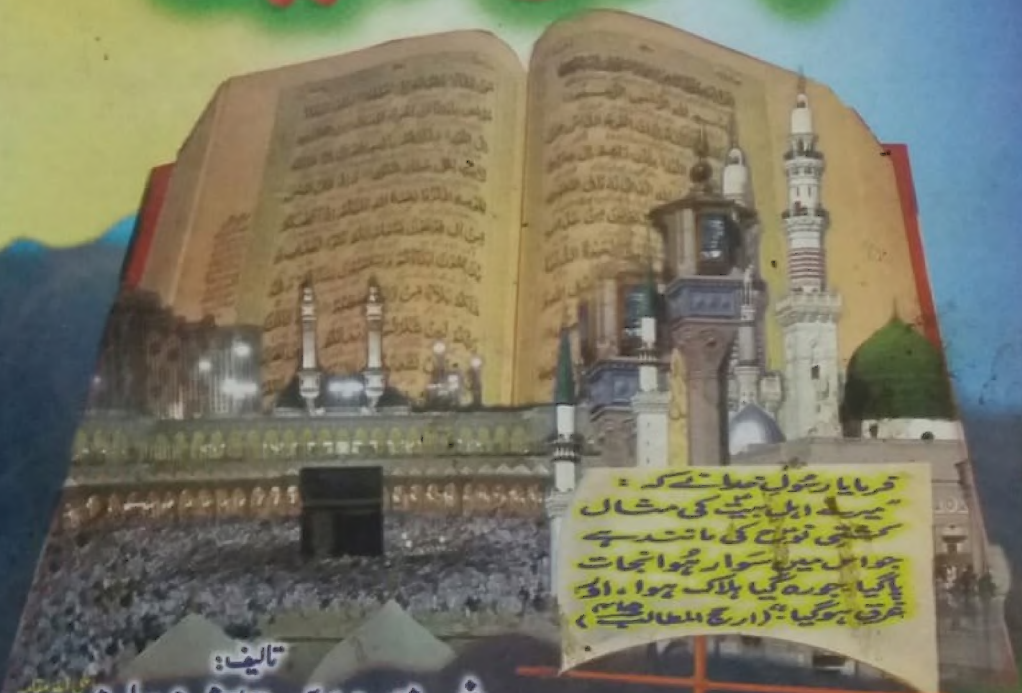

تالیف:

شہید ثالث علامہ قاضی نور اللہ شوستری

چودہ معصومین علیہم السلام

بیت

رو از برای سر خویش تاج زرین ساز
زخاک پای جوانمرد "وال من والاہ"

زدل عداوت او دور دار تا نخوری
زتیغ لفظ نبی زخم "عاد من عاداہ"

گواہ پاکی اصلت ولای شاہی دان
کہ بر کمال معالیش "ھل اتی" است گواہ

جاؤ اور اپنے سر کے لئے اس جواں مرد کی خاک پا سے زرین تاج بناؤ' جس کے لئے رسولؐ نے "وال من والاہ" اللہ! تو اس سے دوستی رکھ جو اس سے دوستی رکھے۔" کہا۔

اور اپنے دل سے اس کی عداوت کو دور رکھ تا کہ تو "عاد من عاداہ" اللہ! جو اس سے دشمنی کرے تو اس سے دشمنی رکھ' کی تیغ کے زخم سے محفوظ رہے۔

شاہ ولایتؑ کی محبت کو اپنی پاکیزہ ولادت کا گواہ سمجھ۔ علیؑ کی کمال عظمت پر "ھل اتی" کی سورت گواہ ہے۔

"حمد و ثنا اور درود کے بعد ارباب عرفان و اصحاب بصیرت سے یہ بات مخفی نہیں ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام کی شہادت سے سلاطین صفویہ کے برسر اقتدار آنے تک شیعہ ہمیشہ تقیہ میں زندگی بسر کرتے رہے اور مخالفین کی قوت و شوکت کی وجہ سے اپنے مذہب کے اظہار سے عاجز رہے اور مجبوراً اپنے آپ کو شافعی یا حنفی کہلاتے تھے" اس کے باوجود بھی ہر دور میں ان کی کتابوں کو جلایا گیا اور لکھنے والوں کے ہاتھ قطع کئے گئے اور انہیں دار پر لٹکایا گیا اور ان سے زندان بھرے گئے اور علمائے امامیہ میں سے بہت سے علماء کی کتابیں صرف ان کے گھروں تک ہی محدود رہیں اور آخر کار انہیں دیمک چاٹ گئی۔ پروردگار عالم نے آخر کار ملت مظلوم پر رحم کیا اور اللہ نے شیعوں کو قوت و شوکت عطا کی اور قیاصرہ عثمانی اور اکاسرہ عدوی کے تخت و تاج الٹ گئے اور ان کے ایوانوں میں زلزلہ بپا ہوا اور ان طاغوتی حکومتوں کی جگہ صفوی خاندان برسر اقتدار آیا اور اس خاندان کی برکت سے شیعہ تقیہ کے امتحان سے آزاد ہوئے اور

کتاب مستطاب

مجالس المؤمنین

تالیف

شہید ثالث علامہ قاضی نور اللہ شوستریؒ

اعلیٰ اللہ مقامہ

شہید سنہ ۱۰۱۹ قمری ہجری

ترجمہ

محمد حسن جعفری

ناشر

اکبر حسین جیوانی ٹرسٹ، کراچی

بیت

رو از بر ای سر خویش تاج زرین ساز
زخاک پای جوانمرد "وال من والاہ"
زدل عداوت او دور دار تانخوری
زتیغ لفظ نبی زخم "عاد من عاداہ"
گواہ پاکی اصلت ولای شاہی دان
کہ بر کمال معالیش "ہل اتی" است گواہ

جاؤ اور اپنے سر کے لئے اس جواں مرد کی خاک پا سے زرین تاج بناؤ' جس کے لئے رسولؐ نے "وال من والاہ" اللہ! تو اس سے دوستی رکھ جو اس سے دوستی رکھے۔" کہا۔
اور اپنے دل سے اس کی عداوت کو دور رکھ تا کہ تو "عادمن عاداہ" اللہ! جو اس سے دشمنی کرے تو اس سے دشمنی رکھ' کی تیغ کے زخم سے محفوظ رہے۔
شاہ ولایتؑ کی محبت کو اپنی پاکیزہ ولادت کا گواہ سمجھ۔ علیؑ کی کمال عظمت پر "ہل اتی" کی سورت گواہ ہے۔

"حمد وثنا اور درود کے بعد ارباب عرفان واصحاب بصیرت سے یہ بات مخفی نہیں ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام کی شہادت سے سلاطین صفویہ کے برسر اقتدار آنے تک شیعہ ہمیشہ تقیہ میں زندگی بسر کرتے رہے اور مخالفین کی قوت وشوکت کی وجہ سے اپنے مذہب کے اظہار سے عاجز رہے اور مجبوراً اپنے آپ کو شافعی یا حنفی کہلاتے تھے۔ اس کے باوجود بھی ہر دور میں ان کی کتابوں کو جلایا گیا اور لکھنے والوں کے ہاتھ قطع کئے گئے اور انہیں دار پر لٹکایا گیا اور ان سے زندان بھرے گئے اور علمائے امامیہ میں سے بہت سے علماء کی کتابیں صرف ان کے گھروں تک ہی محدود رہیں اور آخر کار انہیں دیمک چاٹ گئی۔ پروردگار عالم نے آخر کار ملت مظلوم پر رحم کیا اور اللہ نے شیعوں کو قوت وشوکت عطا کی اور قیاصرہ عثمانی اور اکاسرہ عدوی کے تخت و تاج الٹ گئے اور ان کے ایوانوں میں زلزلہ بپا ہوا اور ان طاغوتی حکومتوں کی جگہ صفوی خاندان برسر اقتدار آیا اور اس خاندان کی برکت سے شیعہ تقیہ کے امتحان سے آزاد ہوئے اور